Vol.4 No.4 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اردو زبان میں دخیل فرانسیسی الفاظ کا تحقیقی مطالعہ

جلوہ آفرین

پی ایچ۔ڈی سکالر شعبہ اردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

ڈاکٹر مطاہر شاہ

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

Abstract:

Urdu has a common concept that this language has a variety of Arabic, Turkish and Persian words .but in this article I have lighten those barrowed French words which we commonly used in our daily life and are the wide part of our language Urdu in the various forms like slangs, idioms and masdar etc. .This article also flesh on the background history of Francis in the subcontinent. The Article also explored the various form of the barrowed words .The qualitative research method is used in this study, and the words are randomly chosen from French language. The results shows that when two languages leaved for long time in one area the empire language or the other language have impact on other language.

Key words: Barrowed:عاریت، مستعار long-term: طویل عرصہ Temporary living quarters specially built by the army of soldiers:لشکر جرار tourism: سیاحتunwisdom:ناعاقبت اندیشی coessentiality:نوعیت:

ہم سب جانتے ہیں کہ دنیا کی کوئی زبان اچھوتی نہیں ہے۔ ہر زبان نے کسی نہ کسی زمانے میں دوسری زبانوں سے کچھ نہ کچھ الفاظ لیے ہیں۔ ہر قوم کا دوسری قوم کے ساتھ ربط رہتا ہے۔ خواہ اس کی وجہ کچھ بھی ہو مگر اقوام کا آپس میں ربط زبان پر اثر کی گہری وجہ بنتا ہے اور ایک زبان سے دوسری زبان میں الفاظ آتے رہتے ہیں۔ جن کے لیے اردو میں دخیل الفاظ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ انگریزی میں اس کا ترجمہ (Loan words) سے ہوتا ہے۔ اردو Loan word سے مراد مستعار الفاظ ہیں جن کے متعلق ڈاکٹر مولوی عبدالحق لکھتے ہیں۔

> ''دخیل الفاظ کو مستعار الفاظ بھی کہتے ہیں جو انگریزی لفظ Loan word کا ترجمہ ہے۔ لیکن مستعار کا لفظ زیادہ موزوں نہیں کیونکہ مستعار اسی شے کو کہتے ہیں جو مانگ لی جائے جو چیز کسی سے مانگ لی جاتی ہے اس میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ واپس کر دی جائے گی دوسری یہ کہ جب تک وہ ہمارے قبضے میں ہے تو وہ شخص جس سے مانگ لی گئی ہے۔ اس کے استعمال سے محروم رہے گا۔ جن لفظوں کو ہم مستعار لیتے ہیں ان میں دونوں شرطیں نہیں پائی جاتیں جو لفظ کسی غیر زبان سے ہماری زبان میں آگیا اس سے یہ الزام نہیں آتا کہ وہ اپنی اصل زبان میں استعمال سے غائب ہو گیا اور نہ اس کی واپسی کا کوئی محل ہے اس لیے ایسے لفظوں کے لیے دخیل کا لفظ زیادہ موزوں ہے اور قدیم سے اسی مفہوم میں استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔"(1)

مذکورہ بالا حوالہ اس بات کی مکمل وضاحت کرتا ہے کہ دخیل کا لفظ مستعار سے زیادہ مقدم اور صحیح ہے لیکن گیان چند جین اس کے لیے عاریت (borrowing) کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ دینے والی زبان ان کے نزدیک وائن (Lender) اور لینے والی زبان حصولی (Borrower) ہے۔ جو وصف لیا جاتا ہے اسے نمونہ (Model) کہا ہے۔ مولوی عبدالحق نے مستعار الفاظ کی جو تعریف کی ہے اور پھر ان کے لیے دخیل لفظ جن بنیادوں پر زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔ گیان چند ان کی اسی دلیل کی نفی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''عاریت کے لفظ کے بارے میں ایک غلط فہمی کی پیش بندی کرتے چلیں۔ لسانی عاریت روپے کی طرح نہیں۔ ایک زبان دوسری زبان سے جو نمونے لیتی ہیں انہیں واپس نہیں دیا جاتا دراصل دینے والی زبان کوئی وصف یا روپ اپنے

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

سے جُدا کر کے نہیں دیتی بلکہ یہ اس کے پاس دادوسند کے عمل سے پہلے کی طرح موجود و محفوظ رہتا ہے۔ یہ دین اسی معنی میں ہے۔ جس معنی میں علم کا دینا، کہ جو دینے سے گھٹتا نہیں۔" (2)

کیونکہ عاریت میں دوسری زبانوں کے رویے یا نمونوں کی نقل کر کے اپنی زبان میں دہرا دیا جاتا ہے۔ عاریت بچے کی زندگی میں اپنی زبان سے بھی ہوتی ہے کیونکہ وہ روزمرہ کی بنیاد پر اپنی ماں اور گھر کے دوسرے افراد سے الفاظ مستعار لے کر اپنے ذخیرۂ الفاظ کو بڑھاتا رہتا ہے۔

جب بھی دو فرد بولیاں ایک دوسرے سے میل کھاتی ہے تو دونوں بولیاں ایک دوسرے سے کچھ نہ کچھ لیتی ہے۔ چاہے وہ صوتی تبدیلی ہو، ذخیرۂ الفاظ ہو یا معنی کا کوئی زاویہ ہو۔ ایک فرد کی یہ عاریت محض فرد بولی کو متاثر کرتی ہے۔ مگر جہاں کہیں ایک لسانی گروہ دوسرے لسانی گروہ سے کچھ لے تو ایک طرف ذخیرۂ الفاظ بڑھتا ہے تو دوسری طرف لسانی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

عاریت کا سب سے بڑا ماخذ دوسری زبانیں ہیں۔ یعنی اگر دو گروہوں میں یا قوموں میں تہذیبی تعلقات قائم ہو جائیں تو عاریت کا عمل دو طرفہ ہو گا جسے بلوم فیلڈ نے (Cultured borrowing) کہا ہے یعنی ایک قوم دوسری قوم سے جنگ، ترکِ وطن یا ہجرت کی وجہ سے ملتی ہے۔ تو وہ ایک دوسرے سے بہت کچھ مستعار لے لیتے ہیں۔ عاریت زبان کے ہر شعبے میں موجود بھی ہے اور ممکن بھی۔ عاریت زبان کے ذخیرۂ الفاظ اور معنیات میں سب سے زیادہ ہوتی ہے جبکہ مارفیمیات اور صوتیات میں کم ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا بنیادی موضوع ذخیرۂ الفاظ کی عاریت ہے۔

عاریت کی سب سے مقبول صورت صوتی، مارفیمی اور نحوی نہیں ہے بلکہ لغوی اور ذخیرۂ الفاظ کی عاریت ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر گیان چند جین یوں لکھتے ہیں:

> "صوتی، مارفیمی اور نحوی عاریت سے زیادہ عام لغوی اور معنوی عاریت ہے۔ عاریت کی سب سے مشہور او مقبول صورت مستعار لفظ (Loan word) ہے۔ مولوی عبدالحق نے اسے دخیل الفاظ کہا تھا۔ یہ وہ صورت ہے جب ایک زبان کے لفظ کو جیوں کا تیوں یا کسی قدر صوتی تبدیلی کے ساتھ دوسری زبان میں لے لیا جائے۔ اس باب میں انگریزی اور اردو بہت فراخ دل واقع ہوئی ہیں۔ اردو میں دیسی الفاظ کے علاوہ عربی، فارسی، ترکی اور انگریزی کے الفاظ وافر تعداد میں ہیں۔ کچھ الفاظ دوسری متفرق زبانوں مثلاً پرتگالی، اطالوی وغیرہ کے ہیں۔ ان میں سے کچھ الفاظ اصل ہیئت میں ہیں یعنی تت سم ملتے ہیں اور کچھ دوسرے کسی قدر تبدیلی کے ساتھ یعنی تربعو مثلاً لالٹین اور بوتل وغیرہ۔"(3)

ہماری لشکری زبان اردو نے متعدد زبانوں کے ساتھ مل کر اپنے ارتقائی عمل کو جاری رکھا ہے اس سفر میں اس کے ساتھ ہندی، عربی، فارسی، سنسکرت، ترکی او ر یورپی زبانوں کا ساتھ رہا ہے اس لیے اس نے ان تمام زبانوں کے الفاظ سے بالیدہ منازل طے کیے ہیں۔ زبان ہمیشہ ایک خاص اصول کے تحت دوسری زبان سے الفاظ کی عاریت کرتی ہے۔ عاریت کے لیے اصول چاہے جو بھی ہو لیکن جب دو زبانیں طویل عرصے تک ایک دوسرے کے ساتھ قریبی تعلق میں رہتی ہیں تو ان میں ذخیرہ الفاظ کی عاریت لازمی امر ہے۔ اس لیے اردو زبان پر جس طرح دوسری زبانوں کا اثر ہے بالکل اسی طرح فرانسیسی زبان نے بھی اردو زبان پر اپنے دور میں بہت اثر کیا ہے اور آج بھی اس کے وہی اثرات عروج پر معلوم ہوتے ہیں۔

اردو میں فرانسیسی الفاظ کی چھان بین کے حوالے سے پہلی کاوش زین العابدین کی کتاب "فتح المجاہدین "(1783)ء ہے جس میں انہوں نے نہ صرف ٹیپو سلطان کے لشکر جرار میں رائج اصولوں کا ذکر کیا ہے بلکہ اٹھارویں صدی عیسوی میں دکن میں اردو کے ارتقاء پر بھی روشنی پڑتی ہے جس میں کافی الفاظ فرانسیسی زبان کے رائج ہیں اسی حوالے سے دوسری کوشش ڈاکٹر حمید اللہ کی ہے جنہوں نے فرانسیسی الفاظ کے اوپر ایک مضمون "اردو کا رواج ٹیپو سلطان کی فوج" کے عنوان سے لکھا۔ جس میں انہوں نے فرانسیسی زبان کے بعض ایسی اصطلاحات، عہدوں اور الفاظ کا ذکر کیا ہے جن کی بدولت قرین قیاس یہ ہے کہ اردو پر فرانسیسی کا اثر اٹھارویں صدی عیسوی میں شروع ہو چکا تھا۔ اس حوالے سے ماہر لسانیات محمد بن عمر لکھتے ہیں:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

> "کتب خانہ آصفیہ میں فتح المجاہدین کے دو نسخوں اور دفتر ملکی ومال کے ایک نسخے سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ بعض فرا نسیسی اصطلاحیں خفیف سی تبدیلیوں کے ساتھ اس زمانہ کی اردو میں رائج ہو گئیں تھیں ان میں سے اکثراب بھی ہماری زبان اور ہمارے ادب میں مروج ہیں"۔(4)

فرانسیسی بھی پہلی دفعہ ہندوستان سیاحت کی ذریعے آئے تھے ان سیاحوں میں جین پارمینتر ،اورر ادل، مدگاسکر، میولیوکس،اور سماترا 1529ء میں ہندوستان آئےاوران کی سیاحت کے 75سال بعد فرانیسیوں نے منظم طریقے سے ہندوستان سے تجارت شروع کی۔اور پہلی ایسٹ انڈیا کمپنی 1604ء میں قائم کی۔اس کے بعد 1611ء میں دوسری،1615ء میں تیسری،1642ء میں چوتھی،1664ء میں پانچویں اور1719ء میں چھٹی اور آخری کمپنی بنائی۔اس کے علاوہ1688ء میں شمال مشرقی ہند میں چندر نگر کو فتح کیا،1672 میں سان تھوم ساحل کارامنڈل کو،1674ء میں جنوب مشرقی ہند میں پانڈیچری کو،1725ء میں ساحل مالا بار پر ماہی اور 1739ء میں مغربی ساحل پر کاریکل بھی فرانسیسوں کا ہو گیا۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ جس پھرتی سے ہندوستان میں فرانسیسی مقبوضاتی حکومت کی بنیاد رکھی اور جس سرعت کے ساتھ اس پر شہنشاہیت کی قصر تعمیر کی گئی اسی تیزی سے یہ فلک بوس عمارت زمین پر آگری۔جس کی ذمہ داری دوپلے کے جانشین گورنروں مثلاً گودھیو،دی لیری اور بعض فوجی عہدہداروں کی ناعاقبت اندیشی اورتدبر وسیاست کے فقدان پر تھی۔جس کی وجہ سے ہندوستان میں فرانسیسوں اورانگریزوں کے درمیان تین لڑائیاں ہوئی۔

1735ء میں جب ڈوما بانڈیچری کا گورنر بناتواس نے جنوبی ہند کے سیاسی معاملات میں مداخلت کی پالیسی اختیار کی اور تنجور اور کرناٹک کی سیاست میں عملی حصہ لیا۔ اس کے بعد جب ڈوپلے بانڈیچری کا گورنر بناتواس نے اپنے پیشرو کی پالیسی کو عملی جامہ پہنایا اوردو سال کی گورنری بھی نہ کرنے پایاتھا کہ 1743ء میں انگریزوں اور فرانسیسوں کے درمیان یورپ میں جنگ چھڑگئی جس کی وجہ سے مشرق میں بھی انگریزاور فرانسیسی ایک دوسرے سے لڑنے لگیں۔ان دونوں قوموں کی یہ پہلی لڑائی دوسال تک رہی ان کے درمیان تیسری لڑائی بھی دوسال تک رہی لیکن جو تیسری لڑائی1758ء سے 1761ء تک رہی وہی فرانسیسوں کے زوال کا باعث بنی جس میں فرانسیسوں کوانگریزوں نے اتنا محصور کر لیاکہ 1761ء میں فرانسیسوں کے قبضے میں ایک بھی شہر نہ رہااوریوں انگریز جنوبی ہندپر پوری طرح چھاگئے۔

ان تمام حالات کے باوجود 1793ء تک فرانسیسوں کا اثر مکمل طور پر ہندوستان سے زائل نہ ہوا تھااور اس کی بنیادی وجہ فرانسیسی عہدہدار فوجیوں کی ہندوستان کے نیم آذاد راجاؤں، مرہٹوں،نوابوں،راجپوتوں اور سکھوں کے پاس تربیت کی غرض سے ان کا ہونا تھا۔گویا1604 سے 1793ء تک کے اس تمام عرصے میں فرانسیسوں کے ہندوستانیوں کے ساتھ گہرے سماجی، معاشی،سیاسی اور فوجی روابط قائم ہوئےاوراسی بناءپر فرانسیسوں نے ہماری زبان اردو کو بہت متاثر کیا۔اس حوالے سے ماہر لسانیات محمد بن عمر لکھتے ہیں:

> 1604ء سے 1800ء تک کے تقریباً196 برس فرانسیسوں کے ہندوستاں کے کئی مقامات سے سیاسی،معاشی ،سماجی اور فوجی تعلقات رہے ہیں انیسویں صدی میں بھی یہ تعلقات منقطع نہیں ہوئے بلکہ آج تک جاری ہیں چنانچہ 1947ء میں جب کہ ہندوستاں آزاد ہو گیا لیکن مشرقی ساحل پر کاریکل،پانڈیچری،چندر نگراور مغربی ساحل پر ماہی فرانسیسی حکومت کے قبضے میں تھے ان واقعات کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسوں اور اہل ہند کے تجارتی اور ثقافتی تعلقات آج سے نہیں بلکہ 350 برس سے ہیں ان گہرے اور وسیع تعلقات کی وجہ سے فرانسیسی الفاظ کا ہندوستانی زبانوں میں داخل ہونا ایک لازمی امر تھا چنانچہ اردو زبان نے پوری فراخ دلی کے ساتھ کئی فرانسیسی الفاظ کو اپنے میں جذب کر لیاہے"۔(5)

اگر دیکھا جائے تو ان 350 برسوں میں فرانسیسی زبان نے اردو زبان کو ہر طرح کے الفاظ دیے ہیں اور اردو نے اسے بخوشی اپنے دامن میں سمویے ہیں یہ الفاظ اپنی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہیں یہاں پر انفرادی طور پر ذکر کیا جائے گا پہلے فوج اور فوجیوں سے متعلق تمام الفاظ کا ذکر ہے جیسے

Adjutant Batter adecartridge command

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

کے کئی فوجی عہدے بطور مرکب عام ہیں جیسے کماں آفیسر ، کمانڈر ، ونگ کمانڈر ، کمانڈنگ آفیسر کمانڈر ان چیف وغیرہ۔ زندہ زبان کی دلیل یہ ہے کہ وہ ہمیشہ دوسری زبانوں سے اثر لیتی ہے اس کا مطلب کسی زبان کی خامی یا کمی نہیں ہے بلکہ یہ اس کی وسعت دامنی کی دلیل ہے کہ وہ اپنے دامن میں دوسری زبانوں کے الفاظ کو جگہ دے اردو زبان کی ادبی عمر چار پانچ صدیوں سے زیادہ نہیں ہے ہماری زبان کے معماروں کے حتی الامکاں کوشش کے باوجود بھی زبان پر مختلف زبانوں جیسے عربی، فارسی ، ترکی، پرتگالی اور فرانسیسی زبانوں کے اثرات ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ زبانیں ہمیشہ ایک دوسرے سے اثر لیتی ہے ایک دوسرے کے لفظیات سے متاثر ہوتی ہیں جس سے زبان میں تغیر اور تبدیلی پیدا ہوتی ہے یہ تغیر اور تبدیلی زبان کی ترقی کی ضامن ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر سعادت سعید لکھتے ہیں:

> "زندہ زبانیں ایک دوسرے کی رینج میں آنے والی مختلف زبانوں کی گرامر اور لفظیات سے متواتر استفادہ کرتی رہتی ہیں۔ ابتدا ہی سے اردو زبان میں قاعدہ اختیاری اور لفظی تصرف کے بیش قیمت سلسلے رائج ہیں ان کی بدولت اس زبان نے ترقی اور بلندی کی اہم منزلیں طے کی ہیں۔"(6)

گویا اردو زبان کی رینج میں یورپی زبانیں بھی آتی ہیں اس لیے اس نے یورپی زبانوں بھی بہت سارے الفاظ کی عاریت کی ہے۔ ان یورپی زبانوں میں فرانسیسی کے شانہ بشانہ اس نے اپنا ارتقائی سفر طے کیا ہے۔ فرانسیسی زبان سے اردو زبان نے بہت سارے ایسے طبّی نوعیت کے الفاظ مستعار لیے ہیں جن کا استعمال ہم اپنی زبان کے روزمرہ کی طرح کرتے ہیں جیسے

Ambulance, Test, Tragedy, Temperature, Tonsil, Sample, Fracture Chemist, oxygen،, dos

درج بالا الفاظ میں سے کوئی ایسا لفظ نہیں جو ہماری روزمرہ زندگی میں استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور بھی عام مستعمل ہو رہے ہیں۔ فوجی اور طبّی نوعیت کے الفاظ کے علاوہ ہمارے عدالتی نظام کی بھی بہت ساری ایسی اصطلاحات ہیں جن کی عاریت فرانسیسی زبان سے ہوئی ہے۔ مثلاً

petition ,adviser, ,order ,article appeal act, cabinet, bar, File, Police, ,court, ,Magistrate supreme, ,jail, ,judicia

یہ اور اس قسم کے اور بہت سارے الفاظ کی عاریت ہماری زبان اردو نے فرانسیسی زبان سے کی ہے جیسے کہ ہم جانتے ہیں کہ فرانسیسیوں نے ہند میں 350 برس گزارے ہیں اس تمام عرصے میں اردو زبان نے ان سے بہت سارے ذخیرہ الفاظ کی عاریت کر کے اپنے دامن کو وسعت دی ہے چونکہ فرانسیسیوں کے ساتھ ہندوستانیوں کا یہ تعلق صرف فوجی یا طبّی نہیں رہا ہے بلکہ یہ تعلق اس قدر قریبی رہا ہے کہ ہم نے گھریلو زندگی اور اس کے روزانہ کے معاملات میں بھی ان سے ایسے الفاظ لیے ہیں جن کی نوعیت مکمل طور پر گھریلو قسم کی ہیں گھریلو زندگی سے تعلق کی وجہ سے ان الفاظ کا شمار انتہائی عام الفاظ کی صورت میں گھروں می بطور روزمرہ ہوتا ہے ۔الفاظ درج ذیل ہیں ۔

Salad ,Basket,Blouse, Furniture, Varnish, Garage,Gallon, RibbonOmelet, Biscuit, Basin, Boiler ,Plate ,Toast ,Toilet ,Chain ,Dress, ,Gown ,Cabin, Frock Sauce,Suit,Fry, ,cushion ,Custard ,Napkin

ان نوعیتوں کے علاوہ اور بھی بہت سارے الفاظ ایسے ہیں جن کا استعمال ہم اپنی روزمرہ زندگی میں اس قدر اس تسلسل سے کرتے ہیں کہ بلاشبہ ہمیں یہ معلوم تک نہیں ہوتا کہ ہم فرانسیسی زبان کا استعمال کر رہے ہیں اور یہ تسلسل اس قدر روزمرے میں تبدیل ہو چکا ہے کہ ہم ان فرانسیسی الفاظ کو نکالنا تو دور اس کو ترک کرنے کے بھی اہل نہیں رہے ہیں۔ یہاں پر خصوصی طور پر ان الفاظ کا ذکر ہوا ہے جس کا تعلق ایک خاص نوعیت سے ہے ذیل میں ان الفاظ کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو کسی خاص نوعیت کے نہ ہونے کے باوجود بھی اتنے عام استعمال ہوتے ہیں کہ ان کی عمومیت نے ان کو خاص بنا دیا ہے اور الفاظ کی اہمیت کو جاننے کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ وہ کس حد تک زبان

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

زدعام ہیں۔وہ جس قدر روزمرہ زندگی میں استعمال ہوتا ہے اس قدر اس کی اہمیت میں اضافہ ہوتا ہے یہاں پر کچھ ایسے الفاظ دیے گئے ہیں جو سماج میں عام استعمال ہوتے ہیں جیسے

Interview,School,Scholar,Sports,Special,Stage,Advance,Allowance,Engineer,Volunteer,Parcel,Plague,Plateform,Point,Press,Public,Power,Prize,Print,Tax,Principal,Professor,Trophy,Title,

وغیرہ وغیرہ یہ وہ الفاظ ہیں جن کا استعمال ہم اپنی روزمرہ زندگی میں عام کرتے ہیں ۔اگر ہم ان الفاظ کا مجموعی طور پر جائزہ لیں تو یہ تمام339 الفاظ ہیں جو براہ راست یا انگریزی زبان کے ذریعے سے ہماری زبان کا ایک ایسا حصہ بن چکے ہیں جن کا استعمال ہماری روزمرہ زندگی میں اس قدر تسلسل سے ہوتا ہے کہ ان پر یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ فرانسیسی زبان سے مستعار لیے گئے ہیں۔تاہم ان الفاظ نے ہماری زبان کو نہ صرف وسعت دی ہے ۔بلکہ ہماری زبان کو زندہ بھی رکھا ہے۔ بنیادی طور پر یہ صرف339الفاظ نہیں ہے جو ہماری زبان اردو نے فرانسیسی سے لیے ہیں بلکہ ان الفاظ کے توسط سے بہت سارے مصادر،روزمرے اور محاورے بھی زبان اردو کا حصہ بن چکے ہیں۔جس سے ایک طرف زبان اردو نئی جدتوں سے آشنا ہوئی ہے تو دوسری طرف زبان کے قواعدی،صوتی،معنوی اور لفظی نظام میں منطقی ،عقلی اور تجرباتی توضیح و توجیہ کے نئے در کھلے ہیں۔

حوالہ جات

(1) ڈاکٹر مولوی عبدالحق،اردو میں دخیل الفاظ،ص2
(2) ڈاکٹر گیان چند جین،لسانی مطالعے،ترقی اردو بورڈ،نئی دہلی،۱۹۷۳ء،ص۲۱
(3) ڈاکٹر گیان چند جین،لسانی مطالعے،ص،35
(4) ڈاکٹر گیان چند جین،عام لسانیات،ترقی اردو بیورو،نئی دہلی،۱۹۸۵ء،ص۷۵
(5) ڈاکٹر گیان چند جین،عام لسانیات،ص341
(6) محمد بن عمر اردو میں فرانسیسی الفاظ،کتاب خانہ حیدر آباد دکن،1954،ص41
(7) امیر اللہ شاہین،ڈاکٹر،جدید اردو لسانیات،ورلڈ ویو پبلشرز،اردو بازار لاہور،2012
(8) ڈاکٹر عبدالقادر سروری،زبان اور علم زبان،سٹی بک پوائنٹ لاہور،۲۰۰۶